(۱۹) قاضی ابویوسفؒ اور ہارون الرشید

علامہ ابن خلکان امام ابویوسف کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ ہارون رشید کے ہاں امام ابو یوسفؒ کے عروج حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہوا کہ ہارون رشید نے اپنے گھر میں کسی کو زنا کرتے خود دیکھا اور سخت کوفت میں ہوا کہ کیا کریں - خادم سے کہا کہ کسی فقیہہ کو لے آ- امام ابویوسف کو اس خادم سے پہلے سے ربط تھا وہ انہیں کو لے گیا- ہارون رشید کے چہرے پر کوفت و رنج کے آثار نمایاں تھے- امام ابویوسف سمجھ گئے کہ یہ ہارون رشید کے گھر کا واقعہ ہے- انہوں نے فتویٰ دیا کہ اس صورت میں حد نہیں ہے- ہارون رشید بہت خوش ہوا اور امام ابویوسف کو اس میں انعام ملے- چنانچہ یہ قصہ ذکر کرنے کے بعد علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں :

فصار ذالك اصلاً للنعمة

یعنی امام ابویوسف کو ہارون رشید کے دربار میں رسوخ کی ابتداء یہیں سے ہوئی پھر رفتہ رفتہ قاضی ہوئے پھر قاضی القضاۃ ہوئے- ہارون رشید کی ساری مملکت میں قاضی انہیں کی تجویز سے مقرر ہوتے تھے اور انہیں سے امام ابوحنیفہ کے مذہب کی ترویج اور شہرت ہوئی- چنانچہ اس موقع پر علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں :

ما كان فى اصحاب ابى حنيفة مثل ابى يوسف لو لا ابى يوسف ما ذكر ابو حنيفة

"امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں قاضی ابویوسف کا مثل نہیں تھا اگر یہ نہ ہوتے تو امام ابوحنیفہ کا ذکر ہی نہ ہوتا"-

پھر اس ابن خلکان ہی میں امام ابویوسف اور ہارون رشید کا ایک قصہ اور مذکور ہے کہ شب کو سوتے وقت امام ابویوسف کے پاس ہارون رشید کا آدمی پہنچا کہ بادشاہ نے بلایا ہے- بے وقت کی طلبی سن کر اولاً گھبرائے پھر کپڑے پہن کر روانہ ہوئے وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ہارون رشید تنہا ہے اور وہاں عیسیٰ بن جعفر ہے- ہارون رشید نے امام

ابویوسف سے کہا کہ اس کے پاس ایک لونڈی ہے میں اس سے مانگتا ہوں یہ نہیں دیتا- اگر یہ نہ دے گا تو میں اس کو قتل کروں گا- امام ابویوسف نے عیسیٰ بن جعفر سے کہا کہ تم وہ لونڈی کیوں نہیں دیتے- اس نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ اس لونڈی کو نہ بیچوں گا اور نہ کسی کو ہبہ کروں گا- ہارون رشید نے قاضی ابویوسف سے کہا کہ کوئی راستہ اس کے لئے ہے- قاضی صاحب نے کہا کہ ہاں آدھی لونڈی آپ کے ہاتھ بیچ ڈالے اور آدھی ہبہ کر دے- آخر عیسیٰ بن جعفر کو وہی کرنا پڑا اور ہارون رشید نے آدھی لونڈی یوں لی اور آدھی کی قیمت لاکھ دینار دی اور اسی وقت لونڈی طلب ہو کر آئی- تب ہارون رشید نے قاضی ابویوسف سے کہا ایک بات اور باقی ہے- اس لونڈی کو استبراء رحم کے لئے عدت کے دن کاٹنے چاہئیں اور میں آج کی رات صبر نہیں کر سکتا- قاضی صاحب نے کہا کیا مضائقہ آپ اس لونڈی کو آزاد کر دیجئے پھر اس سے نکاح کر لیجئے تو عدت ساقط ہو جائے گی- ہارون رشید نے وہی کیا اور بہت خوش ہوا قاضی صاحب کو دو لاکھ درہم اور بیس جوڑے کپڑے انعام دیئے-

علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ ہارون رشید قاضی ابویوسف سے اس قدر خوش تھا کہ جب ان کا ذکر ہوتا تو کہتا کہ یہ قاضی کبھی معزول نہیں ہو گا کما قال کان الرشید اذا ذکرہ یقول ھذا لا یعزل ابداً

شامی نے حاشیہ در المختار میں بھی اس قصہ کو لکھا ہے اور اس کی عبارت یہ ہے:

ان الرشید احضر ابا یوسف لیلاً وعندہ عیسٰی بن جعفر فقال طلبت من ھذا جاریة فاخبر انه حلف ان لا یبیعھا ولا یھبھا فقال ابویوسف یعد النصف وھبه النصف ففعل فاراد الرشید سقوط الاستبراء فقال اعتقھا وازوجکھا ففعل وامر له بمائة الف درھم وعشرین وست ثیاب

"ہارون رشید نے رات کے وقت امام ابویوسف کو بلایا اور اس کے پاس عیسیٰ بن جعفر بیٹھا تھا- ہارون رشید نے قاضی ابویوسف سے کہا کہ میں نے اس سے اس کی لونڈی مانگی تو یہ کہتا ہے کہ میں نے اسکے بیچنے اور ہبہ کرنے سے قسم کھائی ہے- قاضی ابویوسف نے کہا کہ آدھی بیچ اور آدھی ہبہ کر- پھر ہارون رشید نے چاہا کہ استبراء رحم کی عدت اس لونڈی سے ساقط ہو جائے- قاضی صاحب نے کہا کہ اچھا اس کو آزاد کر دیجئے اور میں اس کا نکاح آپ سے کر دوں- غرض ایسے ہی کیا اور قاضی صاحب کو لاکھ درہم اور بیس تھان کپڑے دیئے"-

حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ہارون رشید اور قاضی ابویوسف کے چند قصے اس قسم کے نقل کئے ہیں:

اخرج السلفی فی الطیوریات بسنده عن ابن المبارك قال لما افضلت الخلافة الی الرشید وقعت فی نفسه جارية من جواری المهدی فراودها علی نفسها فقالت لا اصلح لك ان اباك قد طاف بی فشغف بها فارسل الی ابی یوسف فساله اعندك فی هذا شیء فقال یا امیر المومنین فلم ادر ممن اعجب من هذا الذی وضع یده فی دماء المسلمین واموالهم یتحرج عن حرمة ابیه اومن هذه الامة التی رغبت بنفسها عن امیر المومنین او من هذا فقیه الارض وقاضیها قال اهتك حرمة ابیك واقض شهوتك وعیره فی رقبتی

"سلفی نے طیوریات میں بسند ابن المبارک نقل کیا ہے کہ جب ہارون رشید خلیفہ ہوا تو اپنے باپ کی ایک لونڈی پر اس کی طبیعت آئی اور اپنی خواہش اس پر ظاہر کی اس لونڈی نے کہا کہ میں تمہارے لئے حلال نہیں ہو سکتی کیونکہ تمہارے باپ نے میرے ساتھ خلوت کی تھی- پھر ہارون رشید کا عشق بڑھا تو اس نے قاضی ابویوسف کو بلا کر کہا کہ اس لونڈی کے حلال ہونے کی کوئی صورت تمہارے پاس ہے- قاضی صاحب نے کہا کہ کیا لونڈی جو دعویٰ کرے گی وہ مان لیا جائے گا- آپ اس کی بات نہ مانئے کیونکہ وہ جھوٹ سے محفوظ نہیں- ابن المبارک کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ میں کس سے تعجب کروں

آیا اس بادشاہ سے جس نے مسلمانوں کے خون و مال میں ہاتھ ڈالا اور اپنے باپ کی حرمت کا لحاظ نہ کیا اس لونڈی سے کہ بادشاہ نے اس سے خواہش کی اور اس نے پرہیز کیا یا اس قاضی فقیہہ زمانہ سے کہ اجازت دے دی کہ اپنے باپ کی ہتک حرمت کر اور اپنی خواہش پوری کر اور اس کو میری گردن میں ڈال"۔

حافظ سیوطی نے دوسرا قصہ یہ نقل کیا ہے:

اخرج ایضًا عبد الله بن یوسف قال قال الرشید الی اشتریت جاریته وارید ان اطاها الان قبل الاستبراء فهل عندك حیلة قال نعم تهبها لبعض ولدك ثم تتزوجها

"سلفی نے عبداللہ بن یوسف سے روایت کی ہے کہ ہارون رشید نے قاضی ابویوسف سے کہا کہ میں نے ایک لونڈی خریدی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بغیر استبراء رحم کئے ہوئے اس سے صحبت کروں اس کے حلال ہونے کا تمہارے پاس کیا حیلہ ہے۔ قاضی صاحب نے کہا ہاں آپ وہ لونڈی اپنے کسی لڑکے کو ہبہ کر دیجئے پھر اس کے بعد اُس سے نکاح کر لیجئے"۔

حافظ سیوطی نے تیسری روایت یہ نقل کی ہے:

لما اخرج عن اسحاق بن راهویه قال دعا الرشید ابا یوسف لیلاً فافتاه فامرله بمائة الف درهم فقال ابویوسف ان رای امیر المومنین امر بتعجیلها قبل الصبح فقال عجلوها فقال بعض من عنده ان الخازن فی بیته والابواب مغلقة فقال ابویوسف فقد كانت الابواب مغلقة حیر دعانی ففتحت

"امام اسحاق بن راہویہ سے مروی ہے کہ ہارون رشید نے قاضی ابویوسف کو رات کے وقت بلایا اور انہوں نے فتویٰ دیا تو اسے لاکھ درہم انعام کا حکم دیا۔ قاضی صاحب نے کہا یہ روپے اس وقت رات ہی کو مجھے مل جاتے اس پر کسی نے وہاں پر کہا کہ خزانچی اپنے گھر ہے اور دروازے تمام بند ہو چکے ہیں۔ قاضی صاحب نے کہا جب ہم بلائے گئے تھے تب بھی دروازے بند تھے آخر کھولے گئے"۔ (حسن البیان ص: ۲۰۱)

حرفِ آخر

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور معاصرین کے مختلف بیس عنوانات کے بیسیویں پیراگراف کو بغور پڑھو۔ یہ عبارات معمولی لوگوں کی نہیں بلکہ متبحر علمائے کرام کی ہیں جن کا تعلق امام صاحبؒ کے بالکل قریب کے لوگوں بلکہ گھر کے آدمیوں سے ہے۔ کیا ہمارے معاصرین ان سب عبارات اور ان کے مضامین کو درست تسلیم کرتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا وہ ان تمام بزرگوں کی ان کتابوں سے استفادہ نہیں کرتے۔ کیا وہ ان تمام کتابوں کو جھوٹ اور لغویات کا پلندہ سمجھتے ہیں؟ نہیں اور یقیناً نہیں نہ وہ ایسا کہتے ہیں اور نہ ہی ایسا سمجھتے ہیں۔ ہاں! یقیناً وہ ان کی مذکورہ آراء سے متفق بھی نہیں ہوں گے اور ایسا ہونا ضروری بھی نہیں۔ پھر وہ اس سے سبق سیکھ کر ایسی روش اختیار کرنے کے لیے تیار ہیں کہ وہ حضرت العلام حافظ عنایت اللہ اثری مرحوم کی ان عبارات سے اختلاف کرنے کے باوجود جن پر ان کا دِل نہیں جمتا درگزر کرتے ہوئے ان کے رسائل اور کتب سے استفادہ کرتے رہیں جیسا کہ وہ کر ہی رہے ہیں اور زبان درازی سے باز آجائیں جو سراسر جہالت ہے۔ ہاں علم و دلائل کی روشنی میں جو حق سمجھیں اس کو بے روک ٹوک بیان کریں اس سے کوئی مانع نہیں ہے۔ ہم نے ان کو جو آئینہ دکھایا وہ وہ محض اس لیے ہے کہ وہ اپنا منہ دیکھ سکیں جو اکثر بغیر آئینہ کے نہیں دیکھا جاسکتا تاہم رواداری یہ ہے کہ اگر وہ ہمارے آئینہ دکھانے پر بھی ناخوش ہوں تو وہ اس سے بہتر کوئی طریقہ ہم کو بتادیں اگر ان کا طریقہ اس سے بہتر ہوا تو ہم ہر وقت بہتر کی تلاش میں ہیں ضرور استفادہ کریں گے۔ ہاں میں تو اب جانے والا ہوں آنے والوں کو شامل کر کے ہی میں نے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا' اُن کا اور ہمارا سب کا حامی و ناصر ہو' فقط والسّلام

عبدالکریم اثری

جامع مسجد (العنائیہ) اہل حدیث جناح اسٹریٹ' گجرات